Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۹ ۲۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۲۳ محرم ۱۳۹۷ھ ۱۴ صلح ۱۳۵۶ ہش ۱۴ جنوری ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ صلح۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

داڑھ میں تکلیف ہے

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۱۴ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:-

بے چینی اور ضعف کی شکایت ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین ؛

میرے لڑکے عبد السلام ارشد قائد مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کی ایک حادثہ میں دائیں ٹانگ کی پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ ابھی تک ہڈی صحیح طور سے جڑ نہیں سکی۔

احبابِ جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ اس کی صحت یابی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

خاکسار سعد اللہ خان

بہا فیکٹری ایریا۔ ربوہ

برائے توجہ معاونین خصوصی تحریک جدید

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت تحریکِ جدید کے ایسے معاونین جو ایک ہزار یا اس سے زائد رقم کی قربانی پیش کرتے ہیں کو دس سال متواتر حصہ لینے پر سنداتِ خوشنودی عطا کرنا منظور فرمایا ہے۔ اس ضمن میں ایسے مخلصین کو دفتر ہذا کی طرف سے چٹھیاں لکھی گئی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ایسی چٹھی نہ ملی ہو تو وہ دفتر ہذا کو براہِ راست مطلع فرمائیں کہ ان کے دس سال کب مکمل ہو رہے ہیں تا بروقت سندات جاری کی جاسکیں۔

وکیل المال اوّل

تحریکِ جدید

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ ضروری ہے کہ اسلام میں داخل ہونیوالا تدبیر اور دعا دونوں سے کام لے

تدبیر بھی کرے اور مشکلات کیلئے دعا بھی کرے ان دونوں کے بغیر کام نہیں چلتا

"قرآن شریف کی پہلی ہی سورۃ فاتحہ میں ان دونوں باتوں (تدبیر اور دعا) کو مدِّ نظر رکھ کر فرمایا ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ اسی اصل تدبیر کو بتاتا ہے اور مقدّم اس کو کیا ہے کہ پہلے انسان رعایتِ اسباب اور تدبیر کا حق ادا کرے مگر اس کے ساتھ ہی دعا کے پہلو کو نہ چھوڑ دے بلکہ تدبیر کے ساتھ ہی اس کو مدِّ نظر رکھے۔ مومن جب اِیَّاکَ نَعْبُدُ کہتا ہے کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تو معاً اس کے دل میں گزرتا ہے کہ مَیں کیا چیز ہوں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں جب تک اس کا فضل اور کرم نہ ہو۔ اِس لئے وہ معاً کہتا ہے اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ مدد بھی تجھ ہی سے چاہتے ہیں۔ یہ ایک نازک مسئلہ ہے جس کو بجز اسلام کے اور کسی مذہب نے نہیں سمجھا اسلام ہی نے اس کو سمجھا ہے۔ عیسائی مذہب کا تو ایسا حال ہے کہ اس نے ایک عاجز انسان کے خون پر بھروسہ کر لیا اور انسان کو خدا بنا رکھا ہے۔ ان میں دعا کے لئے وہ جوش اور اضطراب ہی کب پیدا ہو سکتا ہے جو دعا کے لئے ضروری اجزاء ہیں۔ وہ تو انشاء اللہ کہنا بھی گناہ سمجھتے ہیں۔ لیکن مومن کی رُوح ایک لحظہ کے لئے بھی گوارا نہیں کرتی کہ وہ کوئی بات کرے اور انشاء اللہ ساتھ نہ کہے۔ پس اسلام کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ اس میں داخل ہونے والا اس اصل کو مضبوط پکڑ لے۔ تدبیر بھی کرے اور مشکلات کے لئے دعا بھی کرے اور کراوے۔ اگر ان دونوں پلڑوں میں سے کوئی ایک ہلکا ہے تو کام نہیں چلتا ہے اِس لئے ہر ایک مومن کے واسطے ضروری ہے کہ اس پر عمل کرے۔"

(ملفوظات جلد ششم صہ ۲۶۸، صہ ۲۶۹)

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبد الحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۴ صلح ۱۳۵۶ ہش

۱۴ جنوری ۱۹۷۷ء

مامورینِ الٰہی کے مخالفین کیلئے صحیح طرزِ عمل کی نشاندہی

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اِس امر کا بار بار ذکر کیا ہے کہ کوئی ایک مامور بھی ایسا نہیں گزرا جس کی لوگوں نے مخالفت نہ کی ہو اور اس کا مذاق نہ اُڑایا ہو۔ لیکن ساتھ ہی اُس نے مخالفت کرنے والوں اور مامورینِ الٰہی کو اذیتیں پہنچانے والوں کو ظالم قرار دیا ہے اور پھر اِس امر پر بھی روشنی ڈالی ہے کہ جن لوگوں پر اپنی نافہمی کی بناء پر مامور من اللہ کی صداقت مشتبہ رہے انہیں کیا طرزِ عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ اِس طرزِ عمل کی نشاندہی اُس نے خود فرعون ہی کے درباریوں میں سے ایک درباری کی زبان سے کرائی ہے۔ اس میں اُن لوگوں کے لئے ہدایت کا سامان تھا جو ظلم کی راہ اختیار کر کے مامورینِ الٰہی کے خلاف طوفانِ بدتمیزی برپا کرنے سے باز نہیں آتے اور بعد ازاں بھی ظلم کا بازار گرم کرنے سے باز نہ آئے۔

جب فرعون نے طاقت کے گھمنڈ میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو قتل کرنے کا ارادہ کیا اور اُس کے درباریوں میں سے بعض نے اُسے قتل کے ارادہ سے باز رہنے کا مشورہ دیا تو اُس نے غضبناک ہو کر اپنے درباریوں کو ایسا مشورہ دینے سے منع کر دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اِس واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِیْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰی وَلْیَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّیْٓ اَخَافُ اَنْ یُّبَدِّلَ دِیْنَكُمْ اَوْ اَنْ یُّظْهِرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ ۝ (المومن آیت ۲۷)

ترجمہ:۔ اور فرعون نے کہا کہ مجھے چھوڑ دو (یعنی میری مرضی کے خلاف مجھے کوئی مشورہ نہ دو) تا مَیں موسیٰ کو قتل کروں اور چاہیئے کہ وہ (اپنی مدد کے لئے) اپنے ربّ کو پکارے۔ مَیں اِس بات سے ڈرتا ہوں کہ وہ تمہارے دین کو بدل نہ دے یا ملک میں کوئی فساد نہ پیدا کر دے۔

فرعون کی یہ دلیل ہرگز بھی کوئی نئی دلیل نہ تھی بلکہ مامورینِ الٰہی کے مخالفین ہمیشہ ہی اپنے مزعومہ دین میں بگاڑ یا ملک میں فساد کے موہوم اندیشے کی آڑ لے کر انہیں اور ان پر ایمان لانے والوں کو انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق بناتے رہے تھے اور بعد میں آنے والے بھی اسی موہوم اندیشے کا سہارا لے کر اپنے اپنے زمانہ کے مامورینِ الٰہی اور ان پر ایمان لانے والوں کے خلاف انسانیت سوز مظالم ڈھاتے چلے گئے۔ چونکہ فرعون کی یہ دلیل سراسر باطل تھی اِس لئے اللہ تعالیٰ نے خود اُسی کے ایک سعید الفطرت درباری کی زبان سے اِس دلیل کا باطل ہونا آشکار کرایا اور پھر اِس امر کی نشاندہی کرائی کہ اسے (یعنی فرعون کو) ایسی صورت میں کیا طرزِ عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ اُس درباری نے اُس وقت جو طرزِ عمل اختیار کرنے کا مشورہ دیا وہ یہی تھا کہ وہ موسیٰ کو قتل کرنے کے ارادہ سے باز رہے کیونکہ اگر موسیٰ خدا کی طرف سے نہیں ہے اور اُس نے منجانب اللہ ہونے کا (نعوذ باللہ) جھوٹا دعویٰ کیا ہے تو وہ خدا جس پر وہ اتنا بڑا جھوٹ باندھ رہا ہے خود اسے تباہ و برباد کر دے گا اور اسے کبھی کامیاب نہیں ہونے دیگا اور اگر وہ اپنے دعویٰ میں سچّا ہوُا تو پھر اُس کے خلاف ظلم کی راہ اختیار کرنے کی پاداش (یعنی غضبِ الٰہی) سے ہمیں کون بچا سکے گا۔ جو کام خدا نے خود اپنے ذمّہ لیا ہوُا ہے اسے انجام دینے کا عزم کر کے ہمیں خدا بننے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُس سعید الفطرت درباری اور اُس کے نہایت صائب مشورہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَكْتُمُ اِیْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاِنْ یَّكُ كَاذِبًا فَعَلَیْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ یَّكُ صَادِقًا یُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝ یٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْیَوْمَ ظٰهِرِیْنَ فِی الْاَرْضِ ۫ فَمَنْ یَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ (المومن آیات ۲۹، ۳۰)

ترجمہ:۔ اور آلِ فرعون میں سے ایک شخص جو ایماندار تھا مگر اپنا ایمان چھپاتا تھا اُس نے کہا اے لوگو! کیا تم ایک آدمی کو صرف اِس لئے مارتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ میرا ربّ ہے اور وہ تمہارے ربّ کی طرف سے نشانات بھی لایا ہے۔ اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اُس کے جھوٹ کا وبال اُس پر پڑے گا اور اگر وہ سچّا ہے تو جس کی کی ہوئی (انذاری) پیشگوئیاں تمہارے متعلق پوری ہو جائیں گی۔ اللہ حد سے بڑھے ہوئے اور بہت جھوٹ بولنے والے کو کبھی کامیاب نہیں کرتا۔ اے میری قوم! آج تمہاری ایسی حکومت ہے کہ تم ملک پر غالب ہو۔ پس بتاؤ کہ اللہ کے عذاب کے مقابلہ میں، اگر وہ ہم پر نازل ہو گیا، تو ہماری مدد کون کرے گا؟

اُس سعید الفطرت درباری کا یہ مشورہ حد درجہ صائب تھا۔ اُس نے بالکل صحیح کہا تھا کہ اگر (نعوذ باللہ) موسیٰ اپنے وعدے میں جھوٹا ہے اور اُس نے خدا پر افتراء باندھا ہے تو ہمیں غضبناک ہو کر ظلم کی راہ اختیار کرنے کی ضرورت نہیں وہ خدا جس پر یہ افتراء باندھ رہا ہے قادرِ مطلق خدا ہے وہ خود اسے اِس افتراءِ عظیم کی سزا دئے بغیر نہ رہے گا اور وہ (یعنی موسیٰ) ہمارا کچھ بھی نہ بگاڑ سکے گا۔ لیکن فرعون نے اُس کا یہ مشورہ نہ مانا اور خود ظلم توڑنے اور فساد برپا کرنے پر تُل گیا اور اِس طرح اُس نے اپنے آپ کو غضبِ الٰہی کا نشانہ بنا لیا۔

اگر مامورینِ الٰہی کے مخالفین انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیتے اور از خود ظلم کی راہ اختیار نہ کرتے تو انسانیت سوز مظالم کے ارتکاب اور اس کی عبرتناک پاداش سے بچے رہتے لیکن نہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے پہلے اور نہ اُن کے اپنے زمانہ میں اور نہ بعد کے زمانہ میں مامورینِ الٰہی کے مخالفین نے وہ طرزِ عمل اختیار کیا جس کی نشاندہی فرعون کے ایک سعید الفطرت درباری نے کی۔ حقیقت یہی ہے کہ عافیت اِسی میں ہے کہ انسان سب سے زیادہ فکر اِس بات کی کرے کہ کہیں وہ اپنی نادانی سے خدا کے ساتھ لڑائی مول نہ لے لے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے بہر طور ان برگزیدوں کی مخالفت سے باز رہنے کی تعلیم دی ہے جنہیں وہ خود اصلاحِ خلق کے کام پر مامور کرتا ہے اور فرمایا یہ ہے کہ جو کوئی بھی من جانب اللہ ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرے گا اسے وہ خود ہلاک کرے گا اور اُس کے اِس افتراء کا وبال اس پر پڑ کر رہے گا۔ اِس قرآنی حقیقت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے بہت سادہ اور عام فہم انداز میں بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کے راستبازوں اور ماموروں کے مقابلہ میں ہر قسم کی کوششیں اُن کو کمزور کرنے کے لئے کی جاتی ہیں لیکن خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ وہ ساری کوششیں خاک میں مِل جاتی ہیں۔ ایسے موقع پر بعض شریف الطبع اور سعید لوگ بھی ہوتے ہیں جو کہہ دیتے ہیں اِنْ یَّكُ كَاذِبًا فَعَلَیْهِ كَذِبُهٗ وَاِنْ یَّكُ صَادِقًا یُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُكُمْ۔ صادق کا صدق خود اس کے لئے زبردست ثبوت اور دلیل ہوتا ہے اور کاذب کا کذب ہی اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صہ ۲۹۱ ارشاد ۸ جنوری ۱۹۰۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محترم مولوی غلام باری صاحب سیف استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ

مجھے یہاں یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ جس نے نوابوں کو فقیر منش کر دیا وہ یقیناً ربانی مصلح تھے۔ حضرت مولانا شیر علی صاحب جن کو ہم نے فرشتہ کہا جو ہر کس و ناکس کو سلام کرنے میں پہل کرتے تھے وہ بھی ایک دن مسجد مبارک میں جوتیوں میں بیٹھے تھے کہ آپ کے ایک عزیز بدر سلطان نے کہا "چاچا جی لوگ تے اگے دوہ دو ہو کے بہندے نے تسیں کیوں جتیاں وچ بہندے او" حضرت مولوی صاحب نے فرمایا:۔

"بچو! میں جتیاں وچ ہی کھیا دے"

(سیرت شیر علی ص۱۹۵)

حضرت نواب صاحب کے بھائی مالیر کوٹلہ سے نواب صاحب کو لکھتے۔ جائداد کے انصرام و انتظام کا تقاضا ہے کہ آپ مالیر کوٹلہ میں رہیں بے شک کبھی کبھی قادیان بھی چلے جائیں تو نواب صاحب جواب دیتے۔

"میرا دل اس طرف آتا ہی نہیں
کہ میں اس دنیا میں قدم رکھوں
جن کو ریاست اور جاگیر کی
اور عزت و دنیا کی ضرورت
ہو وہ کوشش کریں۔ ان کو مبارک
ہو۔ میں تو ایک طرف ہو کر اور
دنیا کے علائق کو چھوڑ کر اپنی
عاقبت کی فکر میں ہوں۔ معلوم
نہیں کہ کب وقت آ جائے ...
... مجھ کو نہ عزت دنیا کی
ضرورت ہے۔ اور نہ اور کسی
قسم کی دنیاوی امور کی جاری
حالت یہ ہے کہ
مصفا قطرہ باید کہ تا گوہر شود پیدا
کجا بیند دلِ ناپاک روئے حضرت را
مجھے باید مرا یک ذرہ عزت پائے ہیں دنیا
منہ از بہر کسیم کہ مامور بر خدمت را

صاف قطرہ ہونا چاہیئے تاکہ موتی پیدا ہو (یعنی جیسا کہ سیپ کے اندر جو موتی بنتا ہے وہ پانی کا صاف قطرہ ہی ہوتا ہے جو اندر جا کر موتی بن جاتا ہے) کہ ناپاک دل خدا کا چہرہ نہیں دیکھ سکتا۔ مجھے دین و دنیا کی ذرہ عزت نہیں چاہیئے مجھے کرسی نہیں چاہیئے کہ میں خدمت کے لئے مامور کیا گیا ہوں۔

آپ کی ماں فرماتی کہ بارہ میں صرف اتنا

ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں ایثار پیشہ غریب صحابہ چند ٹکے چند روپے پیش فرماتے یہ صاحب حیثیت اس زمانہ میں ایک ایک وقت میں ہزاروں روپے پیش کرتے

حضرت حافظ معین الدین اعرف معا

قادیان کی گودیہ بستی میں جس میں صرف تین دکانیں تھیں ایک بزاز کی دوسری حلوائی کی اور تیسری عطار کی۔ آٹا دال بٹالہ سے لانا پڑتا مکان خالی تھے حضرت مولانا سرور شاہ صاحب نے دو کمرہ کا مکان ایک کنال رقبہ پر مشتمل چھ آنے ماہوار کرایہ پر لیا تھا۔ اس بستی کی گلیوں میں سفید تہ کو جو ٹوپی لگائی جاتی ہے وہ پہنے ایک نابینا بھائی غریب گھرانہ کا پھرا کرتا تھا ایک دن اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو نظر پڑی تو کہا حافظ! تم میرے پاس آ جاؤ۔ نماز اکٹھی پڑھا کریں گے۔ ادھم قرآن یاد کرنا لکھا ہے کہ شکل بھی معین الدین صاحب کی واجبی سی تھی۔ حضور کی خدمت میں حافظ معا رہنے لگے۔ حافظ پارس پتھر سے لگ گیا اور خود سونا بن گیا۔ اس کا بھائی قادیان کے قدموں کے میلہ میں طبلہ بجایا کرتا اور حافظ معین الدین کبھی حضور کی اقتداء میں نماز کرتے اور کبھی حضور اسے امام بناتے اور اس کی اقتداء میں نماز ادا فرماتے۔ حافظ کے سیرت نگار لکھتے ہیں۔ حافظ صاحب شہتوت کے کھا کر گزارہ کر لیتے لیکن کسی کے سامنے دست سوال دراز نہ کرتے۔ لوگ انہیں کبھی کچھ دیتے تو یہ اپنی ذات پر خرچ کرنے کی بجائے دوسروں کی مدد کرتے۔ اپنا کھانا بھی دوسروں کو دیدیتے اور خود فاقہ سے رہتے جب حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے جماعت کو باقاعدہ چندہ دینے کے لئے تاکید فرمائی اور فرمایا جو چندہ کا عہد کر کے تین ماہ تک چندہ بھیجنے سے لاپرواہی کرے گا اس کا نام جماعت سے کاٹ دیا جائیگا تو حافظ صاحب نے ایک کاپی بنالی تھی اور اس پر کسی سے اندراج کرواتے اور جب چندہ ادا کرتے پہلا اندراج کسی سے پڑھوا کر اطمینان کر لیتے۔

حضرت حافظ حامد علی صاحب

جن کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اب دنیا میں میرے ساتھ ہے اسی طرح بہشت میں میرے ساتھ ہوگا وہ بیان کرتے ہیں کہ سائیں دیوان شاہ سکنہ نانسو وال مسیح پاک کے ایک صحابی قادیان آنے کی ایک وجہ بیان کرتے کہ میں چونکہ غریب ہوں چندہ تو دے نہیں سکتا قادیان جا کر مہمان خانہ کی چار پائیاں بُن آؤں تاکہ میرے سر سے چندہ اتر جائے۔

(اصحاب احمد جلد ۱۳ ص۹)

حافظ حامد علی صاحب حضرت مولوی عبد الرحمان صاحب امیر جماعت قادیان کے ماموں اور خسر تھے۔

حافظ معین الدین صاحب کے انفاق فی سبیل اللہ کی لگن کا اندازہ اس واقعہ سے کیجئے کہ جب کچھ پیسے جمع ہو جاتے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور وہ رقم پیش کرتے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے حافظ! تیری ضرورتوں میں کام آئے گا۔ تو رکھ حافظ صاحب کہتے

"مجھے تو کوئی ضرورت نہیں
سلسلہ کی کسی ضرورت میں
صرف کر دیا جائے۔

(اصحاب احمد جلد ۱۳ ص۲۰)

مسیح پاک کے درختِ وجود کی سرسبز شاخو! ہمارا ایمان ہے کہ وہ دن آئے گا اور قریب آ رہا ہے۔ جب یہ الہام اپنی پوری شان سے ظاہر ہوگا کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ یہ تو ہم نے بھی دیکھ لیا کہ گیمبیا کے گورنر جنرل سر ڈسنگھاٹے اس کے مصداق بنے۔ اب بھی بیک وقت کئی کئی لاکھ روپیہ دینے والے دل کے بادشاہ جماعت میں موجود ہیں لیکن چندہ دینے والوں میں اس غریب معا اور سائیں دیوان شاہ کا نام ہمیشہ یاد رہے گا۔ اور احمدیت کے نام لیوا ان کے یہ واقعات بیان کر کے مجالس کو گرماتے رہیں گے اور سننے والوں کے ایمان میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب فرماتے ہیں:۔

"برسات کی ایک رات تھی۔ بارش کے بعد گلیوں میں کیچڑ تھا۔ میں نے دیکھا اُفتاں و خیزاں حافظ معین الدین کہیں جا رہے ہیں میں نے دریافت کیا حافظ کدھر جا رہے ہو۔ کہا بھائی یہاں ایک کھنڈر میں کتیا نے بچے دیئے ہوئے ہیں۔ میرے پاس روٹی پڑی ہوئی تھی۔ میں نے کہا جھڑی کے دن اسکو بھی ڈال دوں۔

(اصحاب احمد جلد ۱۳ ص۲۸)

اور اس غریب کے جذبہ تبلیغ اور بے باکی کا یہ حال تھا کہ شیخ صاحب سناتے ہیں ایک رات عشاء کے بعد میں گھر میں بیٹھا ہوا تھا کہ میرے کان میں سورۃ ق کی تلاوت کی آواز آئی یہ آواز حافظ معین الدین کی تھی حافظ صاحب میرے مکان کے پاس مرزا نظام الدین کے نانی حاکو اور نانکو کے گھرانے کو تبلیغ کر رہے تھے تمام گھر والے حافظ صاحب کے اردگرد بیٹھے تھے حافظ صاحب نے ان کو بتایا کہ دنیا کے منکرین کا کیا انجام ہوتا ہے موت کا یقین دلایا۔ عذاب جہنم سے ڈرایا۔ یہ ایسا وعظ تھا کہ پتھر کا بھی دل موم کرے۔ تبلیغ سے فارغ ہونے کے بعد باہر نکلے میں ملا۔ میرے ساتھ میرے مکان پر آئے تو کہنے لگے رسول باتیں یہ ان لوگوں کو کوئی وعظ نہیں کرتا۔ لوگ ان سے ڈرتے ہیں۔ میں نے کہا۔ میں کیوں نہ تبلیغ کروں۔ اگر جاہ گا زبان بھی دے لیں گے تو میرا کیا بگڑتا ہے۔ حق تو پہنچ جائے گا میرے ذمہ تو جواب نہ رہے گا کہ تو نے کیوں نہ پہنچایا۔ ان کے سوا دو اور آدمی بھی ہیں ان کو بھی وعظ کرتا ہے ایک میراں بخش حجام یہ اپنے آپ کو تمام دنیا کا عقلمند سمجھتا ہے۔ دوسرے تائی صاحبہ ان کو بھی ضرور وعظ کرتا ہے۔ ان کی طبیعت بھی سخت ہے چونکہ ہمیشہ انہوں نے حکومت کی ہے اس لئے وہ کسی کی بات نہیں مانتے۔

(اصحاب احمد جلد ۱۳ ص۲۹)

اس میں کیا شک ہے کہ اگر حقیقی ایمان نصیب ہو جائے تو ڈر کس بات کا۔ دولتِ ایمان جرأت اور بے باکی پیدا کرتی ہے بارش ہوتی یا اندھیری یہ ظلی ابن ام مکتوم وقت پر اذان دیتے۔ نماز میں اول صف میں کھڑے ہوتے۔ عبادت کا یہ حال تھا کہ ساری ساری رات عبادت کرتے۔

(اصحاب احمد جلد ۱۳ ص۳۰)

حضور سے عشق کا یہ حال تھا کہ اگر حضور بیمار ہو جاتے تو یہ ماہیٔ بے آب کی طرح مضطرب رہتے۔ ایک بار حضور نے

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمایا۔ حافظ یہ تھوڑے دن ہیں خدا تعالیٰ نے میرے ساتھ بڑے بڑے وعدے کئے ہیں اور اس کی طرف سے بڑی بڑی برکتیں آئیں گی۔ آپ ہنستے مرزا جی! جو فضل اور نعمت اب ملی ہے یہ کیا کم ہے۔ پھر جب بہت لوگ جائیں گے تو میں کہاں رہوں گا۔ اس پر حضرت صاحب ان کو تسلی دیتے کہ حافظ تو میرے پاس ہی رہے گا۔

(اصحاب احمد جلد ۱۳ صفحہ ۲۸۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد حضرت ام المومنین آپ کا خیال رکھتیں۔ کھانا انہیں لنگر سے ملتا

(اصحاب احمد جلد ۱۳ صفحہ ۳۰۶)

اس تقریر کی تیاری میں میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے حالات کا مطالعہ کیا تو جو چیز ان میں مجھے مشترک معلوم ہوئیں۔ وہ تھی نماز باجماعت کی پابندی۔ تہجد کا التزام۔ تبلیغ کا بے پناہ جذبہ۔ حضرت مسیح پاک اور ان کے آقا سے عشق اور نیک ہوتے انہوں نے دنیا کو تیاگ دیا تھا۔ وہ دنیا میں رہتے ہوئے دنیا کے نہ تھے۔ جماعتیں بنتی ہیں۔ ایثار قربانی، اشاعت دعاؤں اور اللہ کے فضلوں سے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"یہ بھی ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ جماعتیں افراد سے بنا کرتی ہیں۔۔۔ ۔۔۔ اور جس قسم کے افراد کسی جماعت میں پائے جاتے ہیں۔ اسی کے مطابق ہی جماعت کی عزت اور مرتبہ ترقی کرتا ہے ۔۔۔ یہ سچ ہے کہ اسلام نے ان لوگوں کے نام روشن کئے۔ لیکن یہ بھی سچ ہے کہ ان لوگوں کے ذریعہ اسلام کا نام روشن ہوا۔۔۔۔۔۔ ذاتی جوہر کے ساتھ جب آسمانی روشنی مل جاتی ہے تو وہ انسان بہت بڑے کام کرنے لگ جاتا ہے"

(اصحاب احمد جلد ۵ صفحہ ۱۹۹)

حضرت مولانا سرور شاہ صاحبؓ

آپ جامعہ احمدیہ کے پرنسپل رہے سلسلہ کے مفتی اور انجمن کارپرداز کے سیکرٹری، ناظر تعلیم و تربیت، ناظم بہشتی مقبرہ کی ذمہ داریاں آپ کے سپرد ہوئیں۔ آپ نے جب قادیان ہجرت کی تو آپ ایڈورڈ کالج پشاور میں عربی کے پروفیسر تھے قادیان میں مدرسہ احمدیہ میں آپ کو جو مکان ملا وہ دو کچی کوٹھڑیوں پر مشتمل تھا جن میں سے عموماً ایک کوٹھڑی آپ کے استعمال میں آتی ایک میں سرحد یا کشمیر کا کوئی غریب طالب علم رہتا۔ ایڈورڈ کالج میں ایک سو اسّی روپے ماہوار پاتے تھے قادیان میں آپ کی تنخواہ پندرہ روپے ماہوار مقرر ہوئی۔ اڑتیس سال بعد جب آپ ریٹائر ہوئے تو ایک سو پچاس روپے ماہوار تنخواہ پا رہے تھے پنشن آپ کی ساڑھے سینتالیس روپے مقرر ہوئی۔

(اصحاب احمد جلد ۵ صفحہ ۱۱۷)

نماز باجماعت کا یہ حال تھا کہ شدید بیماری میں بھی نماز باجماعت ادا فرماتے آخری بیماری میں ایک دن مسجد میں بخار کی حالت میں ہی تشریف لے گئے۔ تھرمامیٹر لگایا تو بخار ۱۰۵ درجہ تھا۔

(سیرت سرور صفحہ ۶)

اس وقت آپ کی عمر ۸۲ برس تھی۔ آخری بیماری میں گرمی کی وجہ سے بیہوش ہو جاتے۔ لیکن نماز مسجد میں تشریف لا کر ادا کرتے۔ (سیرت سرور صفحہ ۲۰)

یہ وہ بزرگ تھے جن کے دل مسجد سے معلق تھے۔ حدیث میں آتا ہے قیامت کے دن سات آدمیوں پر خدا کا سایہ ہوگا۔ ان میں سے ایک وہ ہے "قلبہ معلق بالمسجد" جس کا دل مسجد سے اٹکا ہوا ہو۔ سید کمال یوسف صاحب مبلغ سلسلہ جو آجکل ناروے کے مبلغ ہیں حضرت مولوی صاحب کے نواسے ہیں جن کے کام کی تعریف اسی سٹیج سے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب فرما چکے ہیں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ

آپ نے انگریزی ترجمہ و تفسیر کی اشاعت کا کام سرانجام دیا ۱۹۰۲ء میں بی اے کے امتحان میں پنجاب بھر میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔

(سیرت شیر علی صفحہ ۲۲)

آپ غیر معمولی ذہانت کے مالک تھے۔ حکومت کی طرف سے ججی کی پیشکش ہوئی لیکن اس پاک جذبہ کے تحت کہ مبادا والدصاحب یہ چٹھی پڑھ کر مجھے نوکری پر مجبور کریں چپکے سے چٹھی ہی پھاڑ دی۔

(سیرت شیر علی صفحہ)

آپ کے رفیق کار ملک غلام فرید صاحب فرماتے ہیں کہ بہتر سال کی عمر میں سارا سارا دن ترجمۃ القرآن کا کام کرتے بعض اوقات دوپہر کا کھانا بھی نہ کھاتے اور رات کو جب میری آنکھ کھلتی میں آپکو احمدیہ ہوسٹل لاہور کی مسجد میں تہجد میں مصروف پاتا مسلسل محنت اور نیم فاقہ کشی نے آپ کی صحت کو کمزور کر دیا اور آپ کو بخار آنے لگا جس نے دم واپسیں تک پیچھا نہ چھوڑا ملک صاحب فرماتے ہیں جمعہ کے روز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی عدم موجودگی میں آپ نے نماز پڑھائی۔ مجھے آپ سے ضروری کام تھا نماز کے بعد اتنی لمبی سورتیں پڑھیں کہ ساری مسجد نمازیوں سے خالی ہو گئی۔ پھر بازو کا تکیہ بنا کر مسجد میں ہی سو گئے۔ ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی بیان کرتے ہیں ایک دن مسجد اقصیٰ کے پرانے حصہ کے ایک ستون سے بازو کا سہارا لئے کافی دیر تک اشکبار رہے یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا گہرے درد سے آنسو خود بخود بے اختیاری کے عالم میں گرتے جا رہے ہیں دوسرے روز جمعہ کے دن خود ہی اس طرح رونے کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ میں نے ایک دفعہ حضور اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اسی ستون کے ساتھ ٹیک لگائے دیکھا تھا مجھے اس زمانہ کی یاد نے تڑپا دیا اور ضبط نہ کر سکا اسلئے آبدیدہ ہو گیا۔

(سیرت شیر علی صفحہ ۱۳۳)

سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری فرماتے ہیں غالباً جمعہ یا عید کا موقعہ تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام باغ میں کسی تقریب پر تشریف لے گئے حضرت مولوی شیر علی صاحب تشریف لائے جوتوں کے پاس ہی بیٹھ گئے جہاں آپ بیٹھے وہاں حضور کی گرگابی پڑی تھی جلدی سے اپنا عمامہ اتارا جو معمول کی طرح سفید تھا اس سے حضور کی جوتی کی گرد صاف کرنے لگے۔ صاف کرنے کا انداز بتا رہا تھا کہ آپ انتہائی ذوق و شوق اور محبت سے بھرپور جذبہ سے اس کام کو انجام دے رہے تھے۔

(سیرت شیر علی صفحہ ۱۵۵)

جب حضور مسجد میں تشریف لاتے حضرت مولوی صاحب حضور کا جوتا سنبھالتے جب حضور واپس ہونے تو حضور کو جوتا پہناتے۔

(سیرت شیر علی صفحہ ۲۹۲)

ایک بار ملک کے نامور غیر از جماعت صحافی نے ملک غلام فرید صاحب سے کہا کہ مجھے اپنی جماعت کا کوئی ولی اللہ دکھائیں۔ ملک صاحب نے انہیں کہا۔ سب سے بڑے ولی اللہ تو ہمارے امام ہیں ان کو آپ نے دیکھ لیا ہے کہنے لگے کہاں وہ تو ہوئے لیکن پھر بھی میں کسی فقیر ولی اللہ کو دیکھنا چاہتا ہوں اتنے میں حضرت مولوی شیر علی صاحب ہمارے پاس سے گزرے ایک کندھے پر موٹا کھدر کا کمبل۔ میں نے کہا یہ ہیں ہمارے مولوی شیر علی صاحب ۱۹۰۲ء میں گریجویٹ ہوئے یورپ میں تین سال رہ آئے ہیں انگریزی زبان کے بڑے ماہر ہیں برسوں رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی کے ایڈیٹر رہے ہیں اور اب انگریزی میں قرآن کریم کا ترجمہ کر رہے ہیں مولوی صاحب پاس سے گزر گئے اس مشہور صحافی کی نظر مولوی صاحب پر لگی رہی اور پھر اتنا ہی کہا میں ایسے ہی فقیر کو دیکھنا چاہتا تھا

(سیرت شیر علی صفحہ ۵)

ایک نوجوان بیان کرتے ہیں ایک بار وہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی طرف سے شہر کی جانب آ رہا تھا کہ ریتی چھلہ کے قریب حضرت مولوی شیر علی صاحب اس حالت میں دکھائی دیئے کہ آپ کی پگڑی کا کچھ حصہ کھل کر پیچھے زمین پر گھسٹتے چلے آ رہے تھے۔ اس نے آگے بڑھ کر پگڑی کو اٹھایا اور قریب ہو کر حضرت مولوی صاحب کو دیکھا تو آپ محویت کے عالم میں کچھ دعائیہ کلمات کا ورد کرتے جا رہے تھے انہیں کچھ کہنے کی جرأت نہ ہو سکی اور پگڑی کا اٹھائے آپ کے پیچھے پیچھے چلے گئے جب آپ ریتی چھلہ کی دوسری دیوار پھاندنے لگے تو ایک اچٹتی ہوئی نگاہ مجھ پر پڑی مجھے پگڑی اٹھائے دیکھکر جزاکم اللہ فرمایا اور میری پیٹھ پر شفقت سے ہاتھ پھیرا۔ (سیرت شیر علی صفحہ ۲۱۳)

حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے زمانہ خلافت میں دو انگریز قادیان آئے جب وہ نواب صاحب کی کوٹھی کے پاس سے گزر رہے تو قریب ہی حضرت مولوی شیر علی صاحب اپنی بھینس چرا رہے تھے گریبان کھلا تھا۔ نہایت سادہ لباس میں ملبوس ان انگریزوں نے کہا ہم نے ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز سے ملنا ہے۔ وہ کہاں ملیں گے۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا چلئے میں آپکو ان کے مکان پر لے چلتا ہوں اور اپنے ہمراہ لا کر اپنی بیٹھک میں بٹھا کر فرمایا۔ آپ تشریف رکھیں میں ان کو بلاتا ہوں۔ حضرت مولوی صاحب کا منشاء ان کے لئے چائے تیار کروانا تھا۔ انہوں نے کہا ہمیں ان کے گھر ہی لے چلیں۔ اس پر مولوی صاحب نے فرمایا۔ ریویو کا ایڈیٹر تو میں ہی ہوں دونوں دفعۃً بیحد حیران ہوئے اور بے ساختہ ان کے منہ سے نکلا ہم تو سمجھتے تھے کہ اس رسالہ کا ایڈیٹر کوئی انگریز ہوگا۔ (سیرت شیر علی صفحہ ۱۹۱)

مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ کہتے ہیں حضرت مولوی صاحب انگلستان سے واپس تشریف لا چکے تھے ایکدن مجھے خیال آیا انگریز تو ظاہری رکھ رکھاؤ کے بڑے رسیا ہیں اور حضرت مولوی صاحب سادگی اور انکساری کے مجسمہ تھے ایکدن مسٹر بلال نٹال سے مولوی کے متعلق تاثرات معلوم کرنا چاہے تو بلال نے کہا [illegible] وہ تو ایک فرشتہ تھے۔ (سیرت شیر علی صفحہ ۱۸۸) یہ تھے وہ لوگ جنہوں نے اپنے خون و پسینہ سے احمدیت کے پودا کو سینچا۔ یہ تھے مسیح پاک کے وہ شیدائی جنہوں نے اپنی ذات کی طرف سے بھی نہ دیکھا اور اسلام کی سربلندی میں جُت گئے۔ نماز آپ اتنی لمبی اور خشوع خضوع سے ادا فرماتے کہ حضرت ابن زبیر یاد آتے تھے جن کے متعلق لکھا ہے کہ جب وہ نماز پڑھتے تو حرم کے کبوتر ان کے کندھوں پر آکر بیٹھ جاتے۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضاں فضل عمر ہسپتال ربوہ

ماہ اپریل سنہ ۱۹۷۶ء

(۲)

نمبر و نام	مقام	رقم
۷۴- حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ	ربوہ	۱۰-۰۰
۷۵- سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ رائے پور		۱۷-۰۰
۷۶- کیپٹن ڈاکٹر عبدالباری صاحب کوہاٹ کینٹ		۱۰۰-۰۰
۷۷- داؤد احمد صاحب کوٹلی آزاد کشمیر		۲۰-۰۰
۷۸- منشی علم الدین صاحب	"	۲۰-۰۰
۷۹- فرزند علی خان صاحب مرحوم	کوئٹہ	۵۰-۰۰
۸۰- امۃ الحی صاحبہ	"	۲۰-۰۰
۸۱- میجر مبشر احمد صاحب باجوہ	"	۱۰-۰۰
۸۲- محمد آصف صاحب	"	۱۰-۰۰
۸۳- عبدالسمیع خان صاحب	"	۱۰-۰۰
۸۴- بابو محمد شریف صاحب	"	۱۰-۰۰
۸۵- عبدالحی خان صاحب	"	۱۰-۰۰
۸۶- عبدالسلام خان صاحب	"	۱۰-۰۰
۸۷- مرزا محمد عثمان صاحب	"	۴۰-۰۰
۸۸- لجنہ اماء اللہ	کراچی	۵۹-۵۰
۸۹- الفت نوشاد صاحبہ	پشاور	۵۰-۰۰
۹۰- عبداللہ خان صاحب	"	۵۰-۰۰
۹۱- چوہدری علیم الدین صاحب	اسلام آباد	۵۰-۰۰
۹۲- میاں عبدالخالق صاحب	"	۱۰-۰۰
۹۳- نصیرہ حمید صاحبہ	"	۲۰-۰۰
۹۴- جمیلہ بشریٰ صاحبہ	کراچی	۵۰-۰۰
۹۵- ملک عبدالرب صاحب	ربوہ	۱۵-۰۰
۹۶- سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ ساہیوال		۳۲-۰۰
۹۷- " "	شیخوپورہ	۱۴-۰۰
۹۸- سید منور مجتبیٰ صاحب	کراچی	۲۰-۰۰
۹۹- سید توقیر مجتبیٰ صاحب	"	۱۰-۰۰
۱۰۰- میاں غلام رسول صاحب میرک ضلع ساہیوال		۱۵-۰۰
۱۰۱- امۃ الرشید بیگم صاحبہ زوجہ نعیم اللہ بیگ صاحب نارووال		۱۰-۰۰
۱۰۲- چوہدری مشتاق احمد صاحب چک 56/4-7 بہاولنگر		۲۰-۰۰
۱۰۳- چوہدری غلام حیدر صاحب	" "	۲۰-۰۰
۱۰۴- مہراں بی بی صاحبہ	" "	۱۵-۰۰
۱۰۵- حفیظہ بیگم صاحبہ	لاہور چھاؤنی	۲۰-۰۰
۱۰۶- محمد خالد صاحب گورایا		۵-۰۰
۱۰۷- اہلیہ صاحبہ میجر حمید احمد صاحب کلیم دارالصدر شمالی - ربوہ		۱۸-۰۰
۱۰۸- محمد شفیع صاحب ہاشمی	کراچی	۵۰-۰۰
۱۰۹- اہلیہ صاحبہ عبدالکریم صاحب اوکاڑہ چھاؤنی		۲۰-۰۰
۱۱۰- جماعت احمدیہ گوجرخان		۱۲-۰۰
۱۱۱- ڈاکٹر مس امۃ الحفیظ قریشی صاحبہ سیالکوٹ		۱۰-۰۰
۱۱۲- سید عبدالسلام صاحب شعبہ رشتہ ناطہ ربوہ		۱۰-۰۰
۱۱۳- مستری اللہ دتا صاحب سیکرٹری مال کرتو		۲۴-۰۰
۱۱۴- سیکرٹری مال جماعت احمدیہ تربیلا ڈیم کالونی		۴۰-۰۰
۱۱۵- سیکرٹری مال جماعت احمدیہ رحیم یار خان		۱۰-۰۰
۱۱۶- اہلیہ صاحبہ میاں خیر محمد صاحب ڈیرہ غازیخان		۱۰-۰۰
۱۱۷- سیکرٹری مال جماعت احمدیہ منگلا ڈیم		۸۲-۰۰
۱۱۸- عزیزی بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام رسول صاحب ٹھیکیدار مرحوم - ربوہ		۲۰-۰۰
۱۱۹- شیخ بشیر احمد صاحب ولد عبدالحکیم صاحب اوکاڑہ		۲۵-۰۰
۱۲۰- شیخ فاضل محمود صاحب	"	۴۵-۰۰
۱۲۱- اہلیہ صاحبہ شیخ فضل محمد صاحب	"	۵۰-۰۰
۱۲۲- شیخ فضل محمد نذیر احمد صاحبان	"	۲۰-۰۰
۱۲۳- عزیزہ خضری صاحبہ	"	۱۰-۰۰
۱۲۴- ملک عبدالستار صاحب	ڈسکہ	۲۰-۰۰
۱۲۵- چوہدری محمد نواز صاحب	"	۱۰-۰۰
۱۲۶- سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مہدی آباد سندھ		۱۰-۰۰
۱۲۷- میجر صفی اللہ صاحب گڈو ضلع جیکب آباد		۶۰-۰۰
۱۲۸- مبشر احمد صاحب	" "	۱۰-۰۰
۱۲۹- سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ جہلم		۲۱-۰۰
۱۳۰- " " "	اسلام آباد	۱۲۰-۰۰
۱۳۱- محمد رفیق صاحب دارالصدر شمالی ربوہ		۱۰-۰۰
۱۳۲- انوار الحق صاحب جنجوعہ	کوئٹہ	۱۰۰-۰۰
۱۳۳- ملک جاوید احمد صاحب	"	۱۰-۰۰
۱۳۴- چوہدری محمد عبدالوہاب صاحب	کراچی	۱۰-۰۰
۱۳۵- نعیم اللہ صاحب وسیم	"	۱۰-۰۰
۱۳۶- نصیر احمد صاحب راجپوت	"	۱۰-۰۰
۱۳۷- عابد نواز صاحب	"	۲۵-۰۰
۱۳۸- سلیمان احمد صاحب طاہر	"	۳۰-۰۰
۱۳۹- کمانڈر سید ناصر احمد صاحب	"	۱۰۰-۰۰
۱۴۰- لجنہ اماء اللہ	گجرات	۵۰-۰۰
۱۴۱- حمیدہ بیگم صاحبہ	باندھی	۱۰-۰۰
۱۴۲- محمد سلیم احمد صاحب سیکرٹری مال دارالصدر غربی - ربوہ		۱۰۰-۰۰
۱۴۳- سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ سرگودھا		۱۸۵-۰۰
۱۴۴- " "	منڈی بہاؤالدین	۶۲-۵۰
۱۴۵- لجنہ اماء اللہ	جیکب آباد	۵۰-۰۰
۱۴۶- راجہ فاروق محمد صاحب	ربوہ	۱۰-۰۰
۱۴۷- سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ شیخوپورہ		۹۲-۴۸
۱۴۸- " "	ڈیرہ غازیخان	۲۵-۵۰
۱۴۹- حضرت مولوی محمد الدین صاحب	ربوہ	۱۰-۰۰
۱۵۰- محمد عطاء اللہ صاحب تمر شکرانی اوچ شریف		۱۰-۰۰
۱۵۱- صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ دارالرحمت وسطی ربوہ		۶۰-۰۰
۱۵۲- سیکرٹری مال جماعت احمدیہ دارالرحمت شرقی ربوہ		۹۳-۰۰
۱۵۳- ملک عبدالمالک صاحب دوالمیال		۱۰-۰۰
۱۵۴- منور احمد صاحب کاہلوں رائے پور ضلع سیالکوٹ		۱۰-۰۰
۱۵۵- مخدومہ سکینہ بیگم صاحبہ میانی		۱۰-۰۰
۱۵۶- سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چنیوٹ		۱۰-۰۰

(باقی)

وقفِ جدید کا سالِ نو

۷؍ جنوری ۱۹۷۷ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں وقفِ جدید کے بیسویں سال کا اعلان فرما دیا ہے۔ ناصرات الاحمدیہ کی تمام عہدیدار شہر اور دیہات ناصرات الاحمدیہ سے وقفِ جدید کے وعدے لے کر جلد از جلد دفتر وقفِ جدید کو ارسال کر دیں اور اپنے وعدوں کا ذکر ناصرات کی ماہانہ رپورٹ میں کر دیں۔

(۲) ناصرات الاحمدیہ کے امتحانی نصاب میں جو چار نئی کتابیں شامل کی گئی ہیں وہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں اکٹھی منگوائی گئی ہیں تمام لجنات کو چاہیئے کہ درج ذیل کتابیں دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے منگوا لیں۔ بعد میں ملنے میں دشواری ہوگی۔

۱- سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (معیار اوّل)
۲- ہمارا رسولؐ (" دوم)
۳- کامیابی کی راہیں (حصہ اوّل) (" سوم)
۴- دینی معلومات بطرز سوال و جواب (" ")

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

عہدیداران تحریکِ جدید توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"غلبۂ اسلام کی جو مہم تحریکِ جدید کے ذریعہ جاری کی گئی ہے وہ وقتی نہیں بلکہ قیامت تک جاری رہنے والی ہے۔"

تحریکِ جدید کے نئے سال کا اعلان ۲۹؍ اخاء ۱۳۵۵ ہش (۲۹؍ اکتوبر ۱۹۷۶ء) کو ہو چکا ہے جس میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نئے سال کا پندرہ لاکھ روپے کا ٹارگٹ مقرر فرمایا ہے۔ لہٰذا ہمارے عہدیداران کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشاد کے پیشِ نظر مجاہدینِ تحریکِ جدید سے نمایاں اضافہ کے ساتھ وعدہ جات لے کر جلد از جلد مرکز میں ارسال کر کے ممنون فرمائیں اور ساتھ ہی ان وعدہ جات کی وصولی پر بھی خاص طور پر توجہ فرماتے فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

درخواست ہائے دعا

۱- میری والدہ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ زوجہ ماسٹر محمد ذکا اللہ صاحب مرحوم کو گرنے کی وجہ سے پسلی پر چوٹ آئی ہے۔ علاج جاری ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد صحت عطا کرے۔ آمین۔ (راجہ سعید احمد ایم-اے ایل ایل-بی لیکچرر کراچی)

۲- میرے بڑے بھائی مکرم محمد ابراہیم صاحب کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ منہ کی شدید تکلیف ہے۔ آجکل راولپنڈی ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ احباب جماعت ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(رشید احمد سرور۔ میرپور خاص۔ سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایسے اصحاب سے جو موصی ہیں گزارش ہے کہ دفتری ریکارڈ کو مکمل کرنے کے لئے ان کے متعلق مندرجہ ذیل کوائف کی ضرورت ہے۔
اگر انہوں نے اس سے قبل نظارت بہشتی مقبرہ کو یہ کوائف ارسال نہیں فرمائے تو آپ اپنی اوّلین فرصت میں ارسال فرما دیں۔ اگر ایسے اصحاب بہت بوڑھے اور ضعیف العمر ہوں تو ان کے اقارب ان سے دریافت کر کے اور تحریر پر ان کے دستخط کروا کے ارسال فرما دیں۔

ا۔ تاریخ بیعت

ب۔ احمدیت کی حالت میں یا اپنے والدین کی احمدیت کی حالت میں ان کی حضور علیہ السلام سے ملاقات کب ہوئی؟ یا سب سے پہلے انہوں نے حضور علیہ السلام کو کب اور کہاں دیکھا؟ اُس وقت کا اگر کوئی ایک واقعہ یا روایت یاد ہو تو وہ بھی لکھیں (مختصراً)۔

ایسے موصی اصحاب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں چھوٹے بچے تھے اگر انہوں نے اپنے والدین کی احمدیت کی حالت میں اپنے سنِ شعور میں حضور علیہ السلام کو دیکھا ہو اور اُس زمانے کا کوئی بھی واقعہ یا روایت انہیں یاد ہو تو وہ دفتر کو لکھ بھیجیں۔ نیز تمام مندرجہ بالا کوائف سے بھی اطلاع دیں۔ دفتری ریکارڈ کو مکمل کرنے کے لئے ان کوائف کی ضرورت ہے۔

(نوٹ):-

یہ تمام کوائف موصیوں کے اپنے دستخط کے ساتھ وہ یا ان کے اقرباء دفتر کو ارسال فرما دیں۔

کسی موصی کی وفات کے بعد ورثاء کی طرف سے ایسے کوائف قبول نہیں کئے جائیں گے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

اعلاناتِ نکاح

۱۔ میری بیٹی عزیزہ تہمینہ جتوئی کا نکاح ہمراہ عزیزم رضوان ولد نواب محمود خان صاحب وینڈز مین آف لندن سے مبلغ ۲۵۰۰۰/- روپیہ حق مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۲/۱۲/۷۶ بروز پیر بعد از نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(نعمت اللہ جتوئی مکان نمبر ۱۵۸/۱-D یونٹ نمبر ۶ لطیف آباد۔ حیدر آباد)

۲۔ عزیزم محمد افضل ولد چوہدری عبد العزیز صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ نصرت بیگم بنت چوہدری محمد یعقوب صاحب مکرم جناب قریشی عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع سکھر و جیکب آباد نے مورخہ ۶/۱۲/۷۶ کو پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے۔

(چوہدری محمد علی صدر جماعت احمدیہ گوٹھ محمد علی تحصیل روہڑی۔ سکھر)

۳۔ میری بیٹی عزیزہ عفت کا نکاح ہمراہ عزیزم محمود علی ہاشمی ولد پیر محمد صابر علی ہاشمی ریٹائرڈ ماسٹر چک قریشیاں ڈاکخانہ قلعہ سوبھا سنگھ ریلوے اسٹیشن والا تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ دس ہزار روپیہ حق مہر پر قریشی عبد الرزاق صاحب دولت پورتے مورخہ ۱۹/۱۲/۷۶ کو نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

(شیخ عبد العظیم خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے بیٹے عزیزم شمس الدین کارکن مجلس نصرت جہاں کو ۲۶ر دسمبر ۱۹۷۶ء بروز اتوار پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت بچی کا نام "شمسہ" تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم ملک عبد الواحد صاحب آف رہتاس ضلع جہلم کی نواسی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے (ملک فضل الدین کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

محترمہ نصرت راشدی صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ وفات پاگئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مورخہ بارہ جنوری بروز بدھ شام کے تین بجکر پینتیس منٹ پر نصرت راشدی صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ ۴۸ سال عمر تھی۔ پیدائشی احمدی تھیں۔ شیخ احمد اللہ صاحب مرحوم کی بہو اور عبد المنان صاحب راشدی کمرشل آفیسر کریسنٹ شوگر ملز لائل پور کی اہلیہ تھیں۔

جنازہ ربوہ لایا گیا اور بروز جمعرات ۱۳ر جنوری تدفین عمل میں آئی۔ نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ناسازیٔ طبع کے باعث مولانا عبد المالک خان صاحب نے پڑھائی۔ تدفین مکمل ہونے کے بعد چوہدری علی محمد صاحب بی۔ اے بی ٹی نے دعا کرائی۔

مرحومہ ۱۹۵۷ء سے ۱۹۷۴ء تک لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کی صدر رہیں۔ اسلام اور احمدیت کی شیدائی۔ بے لوث خدمت کرنے والی تھیں۔ دین کی خدمت کا گہرا جذبہ دل میں رکھتی تھیں۔ گھریلو ذمہ داریوں پر ہمیشہ ہی قومی ذمہ داریوں کو ترجیح دیا کرتی تھیں۔ اچھی مقررہ تھیں۔ کوئی کام بھی سپرد کیا جاتا احسن طور پر سرانجام دیتی تھیں۔ اس سال جلسہ سالانہ پر باوجود خرابیٔ صحت کے تین دن جلسہ گاہ میں پوری ذمہ داری کے ساتھ ڈیوٹی دی۔ یہ جذبہ انہوں نے اپنی والدہ مرحومہ زبیدہ خاتون سے پایا تھا جو خود لجنہ اماء اللہ کی ایک پُرجوش کارکن تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ ان کے شوہر، دونوں بیٹوں اور بہنوں کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی طاقت عطا فرمائے۔

خاکسار۔ مریم صدیقہ

تبصرہ

کرنہ کر (از حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ)

عرصہ ہوا سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جلیل القدر بزرگ حضرت ڈاکٹر سید میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ نے مندرجہ بالا عنوان سے ایک نہایت اہم اور قیمتی مضمون رقم فرمایا تھا جو کتابچہ کی صورت میں شائع ہوا اور جماعت میں بہت مقبول ہوا۔ یہ مضمون نہایت دلنشین اور پُرکشش انداز میں چھوٹے چھوٹے سادہ اور عام فہم فقرات کی صورت میں مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں کے لئے اہم اخلاقی، روحانی، جسمانی، تمدنی، دینی اور دنیوی نصائح پر مشتمل ہے۔ اب مدت سے یہ نایاب تھا۔ حال ہی میں حکیم عطاء اللہ صاحب شفاخانہ نسیم صحت محمود آباد کراچی نے اسے عمدہ کاغذ پر شائع کیا ہے جو ۶۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ قیمت فی نسخہ ڈیڑھ روپیہ ہے۔ ہمیں امید ہے کہ احباب ہاتھوں ہاتھ خرید کر اس روحانی تحفہ سے مستفیض ہوں گے۔

ملنے کا پتہ:- افضل برادرز۔ گول بازار ربوہ۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنے کاروبار اور تجارت کو فروغ دیجئے۔ (مینجر)

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ
۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیے
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ فون ۲۰۶

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴